شعر وادب:

اے خدا

جوش ملیح آبادی

اے خدا! سینۂ مسلم کو عطا ہووہ گداز — تھا کبھی حمزہؓ وحیدرؓ کا جو سرمایۂ ناز
پھر فضا میں تری تکبیر کی گونجے آواز — پھر اس انجام کو دے گرمی روحِ آغاز

نقشِ اسلام اُبھر جائے ، جلی ہو جائے
ہر مسلمان حسینؓ ابنِ علی ہوجائے

دشتِ اسلام کے کانٹوں کو گلستان کردے — پھر ہمیں شیفتۂ جلوۂ ایماں کردے
دل میں پیدا تپشِ بوذر وسلماں کردے — اپنے محبوب کی سوگند مسلماں کردے

رُوکشِ صبح ، شبِ تار کا سینہ ہوجائے
آبگینے کو وہ چمکا کہ نگینہ ہوجائے

دے ہمیں بارِ خدا! جرأت وہمت کے صفات — دل کو یوں چھیڑ کہ پھر جاگ اٹھیں احساسات
پھر سے ہوں تازہ رسولِ عربی کے غزوات — درس مومن کو یہ دے، موت ہے تکمیل حیات

جادہ پیاؤں کو چھوٹا ہوا صحرا دیدے
قیس کو پھر خلشِ نالۂ لیلےٰ دے دے

پھر بہار آئے، مئے ناب پری ہوجائے — پھر جہاں محشرِ صد جلوہ گری ہوجائے
دے وہ چھینٹے کہ ہراک شاخ ہری ہوجائے — زور آندھی کا نسیمِ سحری ہوجائے

طبعِ افسردہ کو پھر ذوقِ روانی دیدے
اس زلیخا کو بھی معبود جوانی دیدے

ہم کو سمجھا کہ تلاطم میں ٹھہرنا کیسا؟ نشۂ بادۂ جرأت کا اُترنا کیسا؟
موت کیا شئے ہے، بھلا موت سے ڈرنا کیسا؟ کوئی اس راہ میں مرتا بھی ہے، مرنا کیسا؟
مر کے بھی خون میں یوں موجِ بقا آتی ہے
کہ اجل سامنے آتے ہوئے شرماتی ہے
صبحِ اسلام پہ ہے تیرہ شبی کا پَرتو لبِ مسلم سے ہٹا تشنہ لبی کا پرتو
کانپ کر ماند ہو راحت طلبی کا پرتو ڈال سینوں میں رسولؐ عربی کا پرتو
غُل ہو وہ حوصلہ شوق دوبارہ نکلا
وہ چمکتا ہوا اسلام کا تارہ نکلا
زندہ کس طور سے رہتے ہیں بتادے ہم کو عقل حیراں ہو وہ دیوانہ بنادے ہم کو
سوئے میخانۂ توحید صدا دے ہم کو عشق کا ساغر لب ریز پلادے ہم کو
کج ہوں اُس وقت سرِ حشر کلاہیں اپنی
جب ملیں ساقیٔ کوثر سے نگاہیں اپنی

☆☆☆☆